سوال

(536) عمرہ کرنے والے کےلیے طواف ودع کا حکم

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عمرہ کرنے والے کےلیے طواف وداع کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگرمکہ میں عمرے کےلیے آنے والے کی نیت یہ ہوکہ وہ طواف، سعی، حلق یا تقصیر کرے گا اور واپس چلا جائے گا، تو اس صورت میں اس پر طواف وداع نہیں ہے کیونکہ اس کے حق میں طواف قدوم ہی طواف وداع کے قائم مقام ہے اور اگر وہ مکہ میں رہے تو پھر راجح بات یہ ہے کہ واپسی پر اس کےلیے طواف وداع واجب ہو گا اور اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل فرمان کے عموم کا یہی تقاضا ہے:

«لَا يَنْفِرَ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ» (صحیح مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۳۲۷)

''کوئی شخص اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے۔''

اس حدیث میں (أَحَدٌ) کا لفظ نکرہ ہے اور نہی (ممانعت) کے سیاق میں ہے، لہٰذا یہ عام ہے اور مکہ سے جانے والے ہر شخص اس عموم میں داخل ہے۔

2۔ عمرہ حج کی طرح ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام حج اصغر رکھا ہے، جیسا کہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث میں ہے، جسے امت نے قبولیت سے نوازا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالْعُمْرَةُ هِيَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ» (سنن الدار قطنی: ۲/۲۸۵ رقم: ۱۲۲۔)

''اور عمرہ حج اصغر ہے۔''

3۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«دَخَلَت العمرۃُ فِی الحَجِّ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ» (صحیح مسلم ، الحج ، باب جواز العمرۃ فی أشهر الحج ، ح : ۳۰۱۴، ۱۲۴۱، ۲۰۳)

4۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا :

«اِصۡنَعۡ فِی عُمۡرَتِکَ مَا أَنۡتَ صَانِعٌ فِی حَجِّکَ» (صحیح البخاري ، الحج ، باب غسل الخلوق ثلاث مرات ، ح : ۱۵۳۶ ، و صحیح مسلم ، الحج ، باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرۃ ، ح : ۲۷۹۸، ۱۱۸۰، ۶)

’’اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح کرو، جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔‘‘

اس سے صرف وہی امور خارج ہیں ، جس کے خارج ہونے پر علماء کا اجماع ہے ، مثلاً : عرفہ کا وقوف ، مزدلفہ میں رات بسر کرنا ، منیٰ میں رات گذارنا اور رمی جمار یہ امور بالاجماع عمرہ میں سے نہیں ہیں ۔

بہر حال انسان جب طواف وداع کرلے تو پورے طور پر زیادہ بریٔ الذمہ ہوجائے گا اور احتیاط کا تقاضہ بھی یہی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 455

محدث فتویٰ